روزنامہ
ٹیلی فون نمبر:213029
C.P.L 29
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com
منگل 18 جنوری 2005ء 7 ذوالحج 1425 ہجری 18 صلح 1384 ہش جلد 55-90 نمبر 15

نماز مومن کا نور ہے

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔
حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ ایندھن کو کھا جاتی ہے۔ اور صدقہ خطاؤں کو بجھا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو۔ اور نماز مومن کا نور ہے۔ اور روزہ آگ سے بچنے کیلئے ڈھال ہے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الزھد باب الحسد حدیث نمبر 4200)

عبادت کی اہمیت اور نمازوں کی ادائیگی کے بارے پُر معارف خطبہ جمعہ

تمہارا رب مالک اور پیدا کرنے والا اس بات کا مستحق ہے کہ اس کی عبادت کی جائے

سپین کے تیسرے بڑے شہر والنسیا میں جلد بیت الذکر کی تعمیر کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 14 جنوری 2005ء بمقام بیت بشارت سپین کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 14 جنوری 2005ء کو بیت بشارت، پیدروآباد، قرطبہ، سپین میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جس میں آپ نے عبادت کی اہمیت اور نمازوں کی ادائیگی قرآن کریم، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود کی روشنی میں بیان فرمائی۔ حسب سابق احمدیہ ٹیلی ویژن نے یہ خطبہ براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا اور متعدد زبانوں میں رواں ترجمہ بھی پیش کیا۔

حضور انور نے سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 22 کی تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر یہ احسان عظیم ہے کہ اپنی عبادت کی طرف توجہ دلا کر شیطان کے پنجے سے بچنے کے سامان مہیا فرما دیئے اور قرآن کریم میں مختلف طریقوں سے اس طرف توجہ دلائی۔ یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے لوگو تم عبادت کرو اپنے رب کی جس نے تمہیں پیدا کیا اور ان کو بھی جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

حضور انور نے فرمایا کہ تمہارا رب۔ تمہارا مالک۔ تمہارا پیدا کرنے والا اس بات کا حقدار ہے کہ اس کی عبادت کی جائے اور اس کی نعمتوں کا شکر ادا کیا جائے کیونکہ بندگی کا معراج یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے ہوئے اس کے آگے جھکے۔ اس کی محبت اپنے دل میں پیدا کرے اور اس کی عبادت کرے۔

ایک احمدی کا دوسروں کی نسبت زیادہ فرض بنتا ہے کہ خدا کے آگے جھکے اور اپنی عبادتوں کے معیار کو اونچا سے اونچا کرتا چلا جائے۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھنی چاہیئے کہ اے اللہ مجھے اپنا ذکر، شکر اور بہترین عبادت کرنے کی توفیق عطا فرما۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہر احمدی کو بھی جسے اللہ اور اس کے رسول سے محبت ہے اس کو بھی ذکر، شکر اور عبادتوں کے طریق اپنانے ہوں گے اور عبادتوں کے معراج حاصل کرنے کے لئے اسے نمازیں ادا کرنی ہوں گی۔ جبر کر کے بستر سے اٹھنا۔ کام کا حرج کر کے نماز ادا کرنا ثواب کمانے کا ذریعہ ہے۔ جوانی کی عمر اگر خدا کی بندگی اور اطاعت میں گزاری جائے تو بڑھاپے میں جب انسان کمزور ہوتا ہے تو اسے جوانی کے ایام کی عبادت کا ثواب ملے گا۔ اس لئے ہر احمدی کا فرض ہے کہ صحت کی حالت میں نمازوں میں باقاعدگی اختیار کرے اور نمازیں باجماعت ادا کرے۔ ہر وہ شخص جو اپنے آپ کو اور اپنی نسلوں کو پاک رکھنا چاہتا ہے وہ عبادت کی طرف توجہ دے اور باجماعت نمازیں ادا کرنے کی کوشش کرے۔

حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے قیام نماز کا حکم دیا ہے اور قیام نماز سے مراد باجماعت نماز کی ادائیگی ہے۔ نماز باجماعت کی ادائیگی کی اہمیت احادیث نبویہؐ سے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ نماز باجماعت پڑھنے سے 25 گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔ ہر احمدی کو زیادہ سے زیادہ ثواب کمانا چاہیئے اور نماز باجماعت ادا کرنے کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ شہروں کی پسندیدہ جگہیں بیوت الذکر اور ناپسندیدہ جگہیں ان کی مارکیٹیں ہیں۔ جو لوگ عبادت کا حق ادا کرتے ہوئے کاروبار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے کاروبار میں برکت ڈال دیتا ہے۔ اس لئے نمازوں اور جمعہ کے اوقات میں اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیئے کہ نمازیں باجماعت ادا کی جائیں اور جمعہ پڑھا جائے۔ بیوت الذکر میں نماز ادا کرنے والے ہی مومن کہلا سکتے ہیں۔ بیوت الذکر کی تعمیر کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ بیوت الذکر کی تعمیر بہت بڑے ثواب کا مستحق بنا دیتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ سپین میں 500 سال کے بعد جماعت احمدیہ کو بیت بشارت تعمیر کرنے کی توفیق ملی اب اس کی تعمیر پر 25 سال گزر چکے ہیں۔ اگرچہ سپین کی جماعت چھوٹی ہے تاہم مختلف شہروں میں افراد جماعت رہتے ہیں۔ اب والنسیا میں جو سپین کا تیسرا بڑا شہر ہے بیت الذکر جلد تعمیر کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتے ہوئے اس کی مدد مانگتے ہوئے کام شروع کیا جائے تو اس میں برکت ہوتی ہے۔ حضور انور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ سپین میں بیت الذکر تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور کا خطبہ عیدالاضحیٰ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ 21 جنوری 2005ء کو لندن میں عیدالاضحیٰ کا خطبہ جمعہ ارشاد فرمائیں گے۔ احمدیہ ٹیلی ویژن اپنی Live نشریات کا آغاز اس روز تین بجے سہ پہر کرے گا۔ اور حضور انور کا یہ خطبہ پاکستانی وقت کے مطابق سہ پہر ساڑھے تین بجے نشر ہوگا۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

قربانی کی کھالوں کے لئے

ٹینڈر مطلوب ہیں

خواہشمند حضرات اپنے ٹینڈر دستی اور بذریعہ ڈاک، دفتر صدر عمومی میں مورخہ 18 جنوری 2005ء تک جمع کروا دیں۔ ٹینڈر مورخہ 19 جنوری 2005ء کو شام چھ بجے تمام ٹینڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

ربوہ میں پلاٹ خریدنے والے متوجہ ہوں

ربوہ میں قطعات و مکانات کی قیمتوں میں بے انتہا اضافہ ہو رہا ہے۔ گو ملک میں رئیل اسٹیٹس کی قیمتوں میں چڑھاؤ ہے۔ تاہم اس تناظر میں بھی یہاں قطعات کی قیمتیں غیر حقیقی ہوتی جارہی ہیں۔ چند مفاد پرست افراد مختلف طریقوں سے محض کاروباری اور ذاتی منفعت کی خاطر ناجائز طور پر قیمتوں کو بڑھانے میں ملوث ہیں۔ جو اس بستی کے قیام کی بنیادی غرض کو پامال کر رہے ہیں۔ اس لئے ایسے تمام احباب جو ربوہ میں ذاتی ضرورت کے تحت پلاٹ یا مکان کی خرید و فروخت کے خواہشمند ہیں وہ پورا جائزہ لے کر آئندہ سودے کریں۔ اور راہنمائی کے لئے مرکز میں متعلقہ شعبوں سے بھی رابطہ کر سکتے ہیں۔ ربوہ میں سکنی پلاٹس خرید کرتے ہوئے اس بستی کے وقار اور تقدس کا احترام ہر ایک کے لئے فرض لازم ہے۔

(نظارت امور عامہ ربوہ)

خطبہ عید الاضحیہ

عیدالاضحی ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ قومی زندگی قربانیوں کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی

ذبح عظیم کی پیشگوئی حقیقی معنوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پوری ہوئی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا خطبہ عیدا لاضحیہ فرمودہ 10/ اگست 1954ء بمقام ناصر آباد سندھ

یہ عید ہمیں اس بات کا سبق دیتی ہے کہ کس طرح قربانیوں سے قومیں بنتی ہیں اور کس طرح عیاشیوں سے قومیں مرتی ہیں۔ جس طرح موت ایک ایسی چیز ہے جو ہر انسان پر آتی ہے۔ مگر پھر بھی لوگ اسے یاد نہیں رکھتے۔ اسی طرح قومی تباہی بھی ایسی چیز ہے جو ہر قوم پر آتی ہے مگر پھر بھی کوئی قوم اسے یاد نہیں رکھتی یہ ایسا سبق ہے جسے آج تک کبھی کسی نے یاد نہیں رکھا۔ اس کی مثال بالکل ایسی ہی ہے۔ جیسے بھیڑوں میں سے جب اگلی بھیڑ کوئی کام کرے تو دوسری بھیڑ بھی وہی کام کرنے لگتی ہے جو پہلی نے کیا ہوتا ہے۔ اگر آگے گڑھا ہو اور پہلی بھیڑ اس میں گر جائے۔ تو دوسری بھی اس میں گرتی ہے اور تیسری بھی اس میں گرتی ہے۔ یہاں تک کہ چرواہا انہیں ہٹائے تو وہ ہٹتی ہیں ورنہ اس میں گرتی چلی جاتی ہیں۔ علم حیوانات کے ماہرین نے ایک دفعہ تجربہ کر کے دیکھا ہے کہ بھیڑوں کے گلے کے آگے دو آدمی ایک رسی پکڑ کر بیٹھ گئے اور گیارہ انچ انہوں نے رسی کو اونچا رکھا جب بھیڑیں وہاں پہنچیں تو پہلے پہلی بھیڑ کودی پھر دوسری کودی اور اس کے بعد تیسری کودی۔ دو تین بھیڑوں کے کودنے کے بعد انہوں نے رسی ہٹالی۔ مگر ہزار بھیڑ اسی طرح کودتی چلی گئی جب بھی کوئی بھیڑ وہاں پہنچتی تو وہ کود کر اس جگہ سے گزرتی۔ گویا اپنے خیال کے نتیجہ میں وہ ایسی اندھی ہو جاتی ہیں کہ دیکھتی نہیں کہ واقعہ کیا ہے۔ یہی حال قوموں کا نظر آتا ہے جب کوئی قوم غریب ہوتی ہے۔ ناتواں ہوتی ہے۔ کمزور ہوتی ہے اور اس کے افراد دولت مند قوموں کو دیکھتے ہیں کہ انہوں نے بڑے بڑے محلات بنائے ہوئے ہیں۔ بڑے بڑے تکلفات کے سامان ان میں موجود ہیں آٹھ آٹھ دس دس نوکر ایک ایک شخص کے ہیں۔ انہوں نے وردیاں پہنی ہوئی ہیں۔ پیٹیاں باندھی ہوئی ہیں اور جب وہ گھر کے دروازہ پر پہنچتا ہے۔ تو وہ اسے سلام کر کے بڑی عزت سے بٹھاتے اور اس کی خدمت کے لئے آگے پیچھے دوڑتے ہیں تو بجائے یہ خیال کرنے کے کہ یہ قوم تباہی کی طرف جارہی ہے۔ دیکھنے والا دیکھتا ہے تو کہتا ہے کہ اگر مجھے دولت ملی تو میں بھی اسی طرح کروں گا وہ دیکھتا نہیں کہ یہ اس قوم کی موت کی علامت ہے۔ جب قومیں مرنے لگتی ہیں۔ تو اسی طرح کرتی ہیں اور اگر وہ اس طرح نہ کریں۔ تو مریں کیوں۔ مگر بجائے اس کے کہ وہ توبہ کرے اور کہے کہ یہ مرنے لگے ہیں اور خدا کا شکر کرے۔ اب ان کی گدی پر بیٹھنے کے لئے میری باری آئی ہے وہ انہی کی نقل کرنے کا ارادہ کر لیتا ہے اور اس طرح خود بھی تباہ ہو جاتا ہے پہلے انگریز آئے تو وائسرائے تک کی تنخواہ ہزار روپیہ ہوئی۔ مگر اب ڈپٹی کمشنر کی تنخواہ تین ہزار روپیہ ہوگئی تھی۔ اسی طرح انگلستان سے جو سپاہی آئے ان کو صرف تین روپے ہفتہ کے ملتے تھے۔ یعنی بارہ روپے ماہوار ہمارے ہندوستانی سپاہی کی تنخواہ بعد میں اس سے زیادہ ہوگئی تھی۔ یعنی آج سے پندرہ سولہ سال پہلے اسے اٹھارہ روپے ماہوار ملتے تھے۔ مگر وہ چھ ہزار میل سے اپنا وطن چھوڑ کر آتا اور اسے تین روپے ایک ہفتہ کے ملتے اور وہ بھی یکمشت نہیں بلکہ ایک روپیہ ہفتہ وار ملتا۔ اور دو روپے سرکاری خزانہ میں جمع رکھے جاتے اور کہا جاتا کہ یہ روپیہ اس لئے جمع کیا جارہا ہے۔ تاکہ جب تم واپس جاؤ تو اپنے بیوی بچوں کے لئے لے جاؤ۔ مگر اس وقت ساری دنیا میں انگریز پھیلتے چلے جاتے تھے۔ ان میں دلیری بھی تھی۔ طاقت بھی تھی۔ ہمت بھی تھی۔ مگر جب دولت آئی اور ترفّہ پیدا ہوا تو ان کی تنخواہیں بڑھنی شروع ہوئیں اور یا تو پہلے انگریز گھوڑے پر سوار ہو کر سارا سارا دن دھوپ میں پھرتا رہتا تھا اور اس کے ماتحت اسے کہتے تھے کہ صاحب کچھ آرام بھی کر لیجئے۔ اور یا پھر ڈاک بنگلے بن گئے جن میں وہ اترا کرتے۔ اب سارا دن پنکھے چل رہے ہیں۔ برفیں آرہی ہیں۔ شرابیں پی جارہی ہیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ان میں ہمت نہ رہی۔ اور ہندوستانیوں نے انگریزوں کو پکڑ کر نکال دیا۔ .... انگریز کو ہندوستان نے ہی اٹھا کر نہیں پھینکا۔ سیلون نے بھی اسے پھینکا۔ برما نے بھی اسے پھینکا۔ مصر نے بھی اسے پھینکا۔ ایران نے بھی اسے پھینکا۔ عراق نے بھی اسے پھینکا۔ غرض تمام ممالک کے لوگوں نے اسے اپنے اپنے ملک سے نکال دیا۔ آ کر سمٹ سمٹا کر وہ انگلستان میں محدود ہو کر رہ جائیں گے۔ ....

مگر اس کے مقابلہ میں اب ہم دوسری طرف دیکھتے ہیں تو ہمیں نظر آتا ہے کہ یورپ کے پاس دولت ہے۔ مگر روس کے پاس دولت نہیں اور اس نے لوگوں میں یہ شور مچایا ہوا ہے کہ ہم ساری دنیا کو کھانا دیں گے اور وہ لوگ جو بھوکے مرتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ اگر روس کو جگہ ملے تو ہمیں کھانے کے لئے روٹی میسر آجائے گی۔ حالانکہ جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ روسی نظام میں کوئی برتری ہے وہ غلطی کرتے ہیں۔ اگر روس کو دنیا میں نفوذ کا موقع مل جائے تو وہ بھی وہی کچھ کرے گا۔ جو انگریز کرتے رہے ہیں۔ اور اسی طرح اس نے دنیا کی دولت سے فائدہ اٹھانا ہے جس طرح انگریز فائدہ اٹھاتے رہے ہیں۔ غرض ایک قوم کے بعد دوسری قوم مرتی چلی جاتی ہے۔ مگر وہ عبرت حاصل نہیں کرتی۔ جب ایک قوم کے بعد دوسری قوم کی باری آتی ہے۔ تو اس کے افراد بھی چاہتے ہیں کہ ہم اسی طرح ناچیں اسی طرح گائیں اسی طرح شرابیں پئیں جس طرح پہلی قوم کیا کرتی تھی۔ پھر خدا اسے تباہ کر دیتا ہے۔ اور کسی اور قوم کو بھیج دیتا ہے غرض انسانوں کی موت پر ان کو قبروں میں دفن کیا جاتا ہے۔ انسانوں کی موت کی علامت یہ ہوتی ہے کہ تیز بخار ہو گیا یا تیز کھانسی ہو گئی یا انتڑیوں میں سے خون آنے لگ گیا یا شدید پیچش ہو گئی۔ اور قوموں کی موت کی علامت یہ ہوتی ہے کہ ان کے پاس دولت بہت ہوتی ہے۔ مگر ان کو اس دولت کے خرچ کرنے کا ڈھنگ نہیں آتا۔ وہ اسے زیادہ سے زیادہ اپنی ذات پر خرچ کرتے ہیں۔ اچھے سے اچھا کھانا کھاتے ہیں اچھے سے اچھا لباس پہنتے ہیں۔ اچھے سے اچھے مکانات میں رہتے ہیں۔ اچھے سے اچھا فرش رکھتے ہیں اور رات دن ترفّہ اور آرام طلبی میں بسر کرتے ہیں۔ محنت کی عادت ان میں نہیں رہتی۔ یہ ساری علامتیں اس کی موت کی ہوتی ہیں جس طرح انسانی جسم کی حرارت معلوم کرنے کے لئے تھرما میٹر ہوتا ہے۔ اسی طرح قوم کی زندگی اور اس کی موت کی گھڑیاں معلوم کرنے کا یہ تھرما میٹر ہوتا ہے جب تم دیکھو کہ کسی قوم میں ترفہ پیدا ہو گیا ہے۔ اور کام کی عادت اس میں نہیں رہی تو سمجھو کہ اس کا پارہ حرارت بہت بڑھ گیا ہے۔ اور وہ موت کے قریب پہنچ گئی ہے۔

عیدالاضحیہ ہمیں یہی سبق سکھاتی ہے۔ کہ قومی زندگی قربانیوں کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنا بیٹا خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت ایک جنگل میں جا کر رکھ دیا۔ یہاں ناصر آباد میں اگر تمہارا لڑکا ذرا بڑا ہو جائے اور وہ ابتدائی تعلیم حاصل کر لے۔ تو تم کہتے ہو ہم اسے کنری بھجوائیں گے۔ کنری والوں سے پوچھو تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اپنے لڑکوں کو میر پور خاص بھجوائیں گے۔ میر پور خاص والوں سے پوچھو تو وہ کہتے ہیں۔ ہم اپنے لڑکوں کو کراچی بھجوائیں گے۔ کراچی والوں سے پوچھو تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اپنے لڑکوں کو انگلینڈ بھجوائیں گے غرض تم اوپر کی طرف جاتے ہو لیکن ابراہیمؑ جہاں رہتے تھے گو وہ بھی ایک چھوٹا سا قصبہ تھا۔ مگر انہوں نے اپنے بچے کو اس جگہ سے بھی نکال کر وہاں جا کر رکھا جو ایک وادی غیر ذی زرع تھی۔ جہاں نہ کھانے کا کوئی سامان تھا نہ پینے کا کوئی سامان تھا تاکہ اس میں محنت کی عادت پیدا ہو۔ کام کی عادت پیدا ہو۔ قربانی کی عادت پیدا ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ابراہیمؑ کا اپنے بیٹے کو اس طرح ایک جنگل میں جا کر چھوڑ دینا گو ظاہر میں اسے اپنے ہاتھوں سے ذبح کرنا تھا۔ (۔) ہم نے اسمٰعیلؑ کا فدیہ ایک بہت بڑی قربانی کے ذریعہ سے دے دیا۔ بعض لوگ غلطی سے اس کے یہ معنے کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسمٰعیلؑ کے بدلے ایک مینڈھا قربان کروا دیا۔ حالانکہ یہاں ذبح عظیم کے الفاظ ہیں جس کے معنے ہیں بہت بڑی قربانی اور مراد یہ ہے۔ کہ دنیا میں جو بڑی بڑی قومیں سمجھی جاتی تھیں ہم نے ان کو ابراہیمؑ کی نسل پر قربان کر دیا۔ بڑے لوگ تختوں پر بیٹھتے ہیں۔ مگر وہ قوم جو بھوکی رہنے کی عادی ہو۔ جب اس کے غلبہ کا وقت آتا ہے تو بڑی بڑی حکومتوں کا تختہ الٹ دیتی ہے۔ یہ ایک پیشگوئی تھی۔ جو حقیقی معنوں میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں پوری ہوئی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ابراہیمؑ نے اپنے بیٹے کو قربان کرنا چاہا اور اس نے ایک ایسی جگہ اسے پھینکا جہاں نہ کھانا تھا نہ پانی۔ اور جہاں اس کے زندہ رہنے کی کوئی صورت نہیں تھی۔ ہم نے اس کی اس قربانی کو دیکھا اور کہا کہ اب اس کے بدلہ میں ایک بہت بڑی قربانی پیش کی جائے گی چنانچہ دیکھ لو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں جو اسماعیلؑ کی نسل میں سے تھے کس طرح عرب نکلے اور انہوں نے قیصر وکسریٰ کو کاٹ کر رکھ دیا۔ گویا بجائے اس کے کہ اسمٰعیلؑ کی نسل بھوکی مرتی اس نے بڑی بڑی دولتوں اور شانوں والی حکومتوں کو تباہ کر دیا۔ قومی ترقی درحقیقت ٹڈی دل کی طرح ہوتی ہے۔ جس طرح ٹڈیاں جنگلوں میں پلتی ہیں۔ اور جب ان کی غذا ختم ہو جاتی ہے۔ تو وہ اڑتی ہیں اور بڑے بڑے سرسبز و شاداب کھیتوں کو تباہ کر کے رکھ دیتی ہیں اسی طرح جو قومیں صحیح اصول پر چلنے والی ہوتی ہیں وہ غربت سے گزارے کرتی ہیں۔ محنت اور قربانی سے کام لیتی ہیں۔ مگر جب لوگ پھر بھی ان کو جینے نہیں دیتے اور انہیں مارنے کے لئے اٹھتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کا عذاب ظلم کرنے والوں پر نازل ہوتا ہے۔ اور وہ غریب اور کمزور سمجھے جانے والے دنیا پر غالب آ جاتے ہیں۔

جب عرب کے لشکر نے ایران پر حملہ کیا تو ایران کے بادشاہ نے اس خبر کو سن کر کہا کہ یہ جھوٹی خبر ہے میں کس طرح مان لوں۔ کہ وہ عرب جس میں ہمارے دس سپاہی بھی جاتے تو سارے ملک کو آگے لگا لیتے تھے۔ اس نے ہم پر حملہ کر دیا ہے۔ لوگوں نے کہا۔ خبر درست ہے واقعہ میں ہم پر حملہ ہو چکا ہے۔ اس نے کہا۔ اچھا ان کے چند لیڈر بلواؤ۔ تاکہ میں ان سے خود بات کروں۔ اور پوچھوں کہ آخر ان کا مقصد کیا ہے۔ چنانچہ وہ گئے اور صحابہؓ نے ایک وفد تیار کر کے بادشاہ کی ملاقات کے لئے بھجوا دیا۔ جب صحابہؓ کا وفد پہنچا تو بادشاہ نے کہا۔ میں نے سنا ہے کہ تم لوگوں نے میرے ملک پر حملہ کر دیا ہے۔ میری تو سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ تم میں یہ جرأت کس طرح پیدا ہوئی۔ تم وہ ہو جو ٹڈیاں کھایا کرتے تھے۔ نہ تمہارا کھانا اچھا تھا نہ پینا اچھا تھا۔ نہ تمہارا لباس اچھا تھا۔ تم ننگے پھرتے تھے۔ اخلاق تم میں تھے ہی نہیں۔ ماؤں سے تم نکاح کر لیتے تھے۔ تمہیں کیا سوجھا کہ تم حملہ کے لئے آ گئے اگر تم پر غربت کا بہت ہی دور آ گیا ہے تو میں تم میں سے ہر افسر کو دو دو اشرفی اور ہر سپاہی کو ایک ایک اشرفی دینے کے لئے تیار ہوں۔ تم روپیہ لو اور واپس چلے جاؤ اس زمانہ میں گو روپیہ کی بڑی قیمت تھی۔ مگر پھر بھی پتہ لگتا ہے۔ کہ اس کی نگاہ میں عربوں کی کیا حیثیت تھی عرب کا جو لشکر ایران پر حملہ آور ہو رہا تھا۔ اس کی حیثیت ایران کے بادشاہ کے نزدیک یہ تھی کہ وہ سمجھتا تھا کہ اگر میں ان کو پندرہ پندرہ روپے دے دوں۔ تو یہ واپس جانے کے لئے تیار ہو جائیں گے اب پینتالیس روپے ماہوار اور راشن سپاہی کو ملتا ہے مگر وہ سمجھتا تھا کہ اگر میں انہیں صرف پندرہ پندرہ روپے بھی دے دوں گا تو یہ واپس چلے جائیں گے اور کہیں گے کہ اچھا اب ہم چلتے ہیں۔ تو ایران کے بادشاہ کے نزدیک عربوں کی حیثیت اتنی ہی تھی مگر جو اس وفد کے سردار تھے انہوں نے کہا تم جو کچھ کہتے ہو

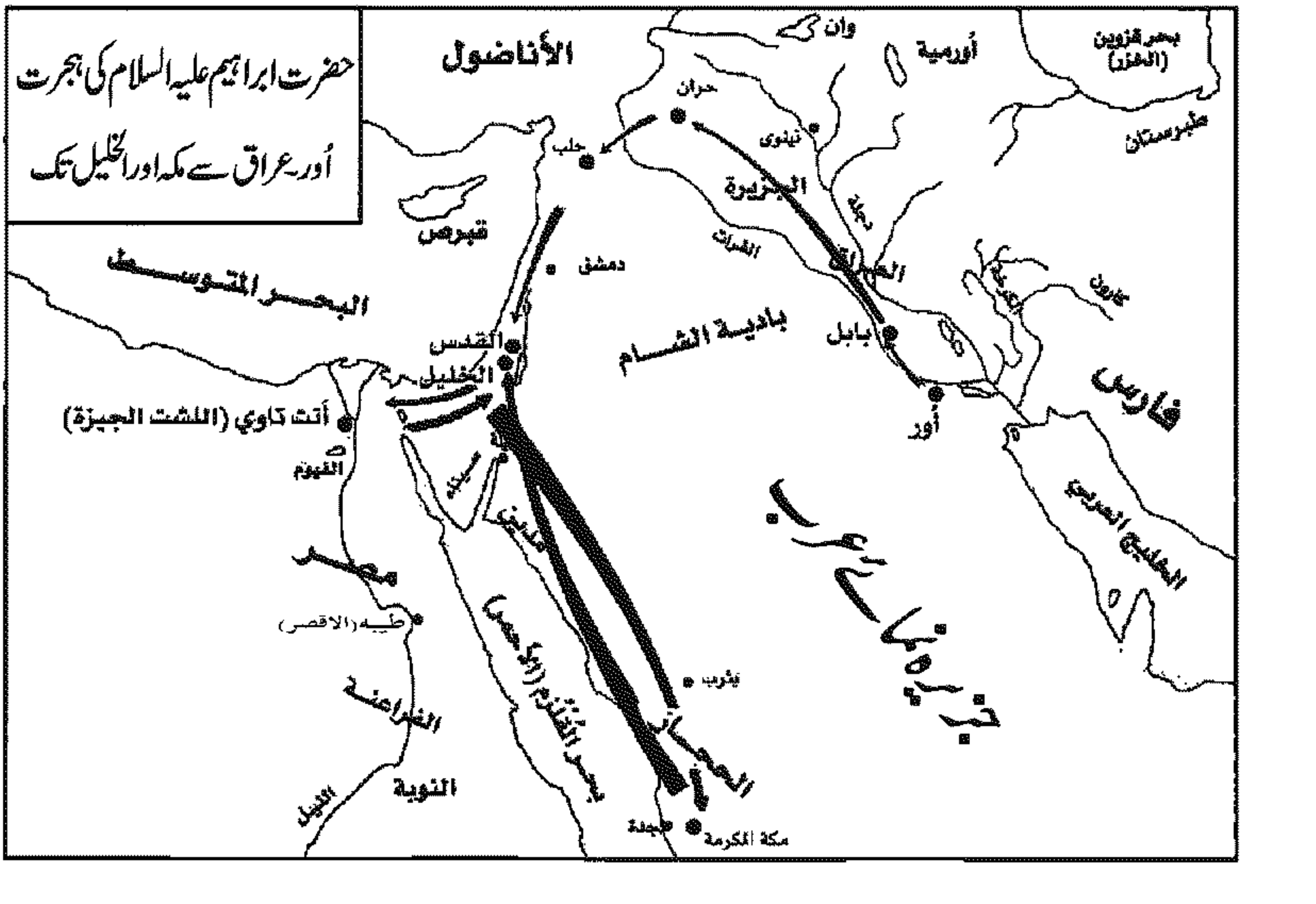

ٹھیک ہے ہم ایسے ہی تھے۔ٹڈیاں کھاتے تھے مردار کھاتے تھے ماؤں سے نکاح کر لیا کرتے تھے مگر اب اللہ تعالیٰ نے ہم میں اپنا رسول بھیج دیا ہے جس کی وجہ سے ہماری حالت بدل چکی ہے۔اور ہم خدا تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق تمہارے ملک پر حملہ آور ہوئے ہیں۔بادشاہ کو غصہ آیا۔اس نے درباریوں کو حکم دیا کہ مٹی کا ایک بورا لاؤ اور اس کے سر پر رکھ دو باقی صحابہؓ کو غصہ آیا کہ یہ ہمارے امیر کی ہتک کرتا ہے مگر وہ ہنس پڑا۔اور اس نے کہا انہیں مٹی کا بورا میرے سر پر رکھنے دو۔جب انہوں نے مٹی کا بورا اس کے سر پر رکھ دیا۔تو وہ دربار سے بھاگے اور انہوں نے بلند آواز سے کہا کہ بادشاہ نے ایران کی زمین اپنے ہاتھ سے ہمارے سپرد کر دی ہے۔مشرک بڑا وہمی ہوتا ہے۔اب تھا تو یہ ایک لطیفہ مگر وہ گھبرا گیا اور اس نے سمجھا کہ یہ تو بڑی بدشگونی ہوئی چنانچہ اس نے حکم دیا کہ دوڑو اور ان کو پکڑ کر واپس لاؤ۔مگر عرب لوگ گھوڑے کی سواری کے بڑے مشاق ہوتے ہیں۔وہ دربار سے نکلے تو انہوں نے اپنی گھوڑوں کو ایڑیاں لگائیں اور وہ کہیں سے کہیں نکل گئے۔

یہ کیفیتیں تھیں صحابہؓ کی۔دنیا حیران تھی کہ یہ لوگ کہاں سے آ گئے جس طرح ٹڈی آتی ہے تو اس کا وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔کوئی روس کے میدانوں سے آتی ہے کوئی چین کے میدانوں سے آتی ہے۔کوئی عرب کے میدانوں سے آتی ہے اور وہ سارے علاقہ پر چھا جاتی ہے۔اتنا چھوٹا سا جانور ہوتا ہے مگر اس کے مقابلہ میں لوگ عاجز آ جاتے ہیں اور پھر اس کی نسل میں خدا تعالیٰ نے اتنی بڑھوتی رکھی ہے۔کہ جہاں بیٹھی اور اس نے انڈے دیئے۔وہیں اگلے سال پھر ٹڈی پیدا ہو جاتی ہے اور فصلوں کو تباہ کر دیتی ہے۔یہی علامت بڑھنے والی قوموں کی ہوتی ہے لوگوں کا ایک ایک بچہ ہوتا ہے تو ان کے آٹھ آٹھ ہوتے ہیں۔غرض قوموں کی ترقی کا راز صرف قربانیوں میں ہے۔مگر بہت سے لوگ اپنی کم ہمتی کی وجہ سے پہلے قدم پر ہی گر جاتے ہیں اور ان کی حالت بالکل ایسی ہی ہو جاتی ہے جیسے کسی شاعر نے کہا ہے کہ ع

اڑنے نہ پائے تھے کہ گرفتار ہم ہوئے

لیکن جو لوگ قربانیوں کے معیار کو بڑھاتے چلے جاتے ہیں وہ اس زمانہ کو دیکھتے ہیں جس میں ان کی قربانیوں کا بدلہ ان کو ملتا ہے۔ایران کے بادشاہ نے صحابہؓ کو صرف ایک ایک پونڈ دینا چاہا۔مگر جو صحابہؓ کو ملا اس کے مقابلہ میں بھلا پونڈ کی کیا حیثیت تھی۔

حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کے متعلق آتا ہے کہ جب وہ فوت ہوئے تو باوجود اس کے کہ وہ اس قدر صدقہ وخیرات کرنے والے تھے کہ سارے عرب میں مشہور تھے پھر بھی ان کے ورثاء کو لاکھوں روپیہ ملا۔تو اللہ تعالیٰ غلبہ کے موقعہ پر قوموں کو بہت کچھ دیتا ہے لیکن اصل سوال یہ ہوتا ہے کہ اس وقت بھی اس کی عادت میں یہ بات داخل ہو کہ اپنے نفس پر خرچ کرنے کی بجائے وہ اس روپیہ کو دین پر خرچ کرے۔غرباء پر خرچ کرے۔صدقہ وخیرات میں دے۔یہ تو بے شک شریعت کہتی ہے کہ جب تمہیں دولت ملے تو تمہارے جسم اور چہرہ پر بھی اس کے کچھ آثار ہونے چاہئیں مگر وہ ''کچھ آثار'' ہی کہتی ہے۔یہ نہیں کہتی کہ ساری دولت اپنے نفس کے لئے خرچ کرنی شروع کر دو۔اور اچھے کھانے اور اچھے پینے میں مشغول ہو جاؤ۔لیکن بیوقوف اور نادان انسان اس وقت کے آنے سے پہلے بپھر جاتا ہے۔اور اس کی مثال ویسی ہی ہو جاتی ہے۔جیسے ہمارے ملک میں مشہور ہے کہ ''بھکے جٹ کٹوری لبھی پی پی پانی آپھریا''۔

بھلا ایک کٹوری کی بادشاہوں کی دولتوں کے مقابلہ میں کیا حیثیت ہے۔مگر وہ صرف کٹوری ملنے پر ہی اتنا مغرور ہو جاتا ہے۔کہ کبھی اس گھر میں جاتا ہے اور یہ دکھانے کے لئے کہ اس کے پاس کٹوری ہے وہ ان کے گھڑے سے پانی پینے لگ جاتا ہے۔کبھی دوسرے گھر میں جاتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے پیاس لگی ہے اور یہ بتانے کے لئے کہ اس کے پاس کٹوری ہے وہ اس میں ان کے سامنے پانی پیتا ہے جو قوم اتنے بڑے وعدوں کے ہوتے ہوئے ایران کے بادشاہ کے پونڈ یا ایک کٹوری پر مرنے لگتی ہے اس کے متعلق کیا امید کی جا سکتی ہے۔کہ وہ بڑھے گی۔وہی قوم بڑھتی ہے جو خدا تعالیٰ کے وعدوں کو اپنے سامنے رکھتی ہے جو سمجھتی ہے کہ ہم نے اخلاق اور روحانیت کے ساتھ دنیا کو فتح کرنا ہے اور جو لوگ یہ سمجھتے ہیں وہ ویسی ہی قربانی بھی کرتے ہیں۔اور ویسی ہی محنت بھی کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود نے جب نیا نیا دعویٰ فرمایا۔تو مولوی برہان الدین صاحب جو اہل حدیث میں سے تھے اور ان کے لیڈر تھے۔انہوں نے بھی حضرت مسیح موعود کا ذکر سنا۔شاید انہوں نے براہین کا اشتہار پڑھا یا آریوں اور عیسائیوں کے خلاف کسی اخبار میں آپ کا مضمون دیکھا تو ان کے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ میں خود انہیں جا کر دیکھ آؤں۔چنانچہ وہ قادیان پہنچے مگر ان دنوں حضرت مسیح موعود قادیان میں نہیں تھے بلکہ کہیں باہر تشریف لے گئے تھے۔غالباً یہ ان دنوں کا ذکر ہے جب حضرت مسیح موعود چلہ کے لئے ہوشیار پور تشریف لے گئے تھے وہ قادیان سے ہوشیار پور پہنچے مگر وہاں پہنچ کر انہیں معلوم ہوا کہ آپ سے ملاقات نہیں ہو سکتی کیونکہ حضرت مسیح موعود نے اپنے ساتھ والوں کو ہدایت دے دی تھی کہ کسی کو اندر نہیں آنے دینا۔اور شیخ حامد علی صاحب کو دروازہ پر بٹھایا ہوا تھا کہ وہ نگرانی رکھیں اور کسی کو اندر نہ آنے دیں۔یہ وہاں پہنچے اور انہوں نے منتیں کیں کہ مجھے ملنے دو۔مگر انہوں نے نہیں مانا آخر مولوی برہان الدین صاحب نے کہا کہ مجھے صرف چق اٹھا کر ایک دفعہ دیکھ لینے دو۔اس سے زیادہ میں کچھ نہیں کروں گا۔لیکن حامد علی صاحب نے یہ بات بھی نہ مانی مگر اللہ تعالیٰ نے چونکہ ان کی خواہش کو پورا کرنا تھا۔اس لئے اتفاق ایسا ہوا۔کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کو کوئی ضرورت پیش آئی اور آپ نے فرمایا میاں حامد علی! تم فلاں چیز لے آؤ۔وہ اس طرف چلے گئے اور انہیں موقع میسر آ گیا۔یہ چوری چوری گئے اور انہوں نے چق اٹھا کر حضرت صاحب کو دیکھا۔حضرت مسیح موعود اس وقت کچھ لکھ رہے تھے اور جلدی جلدی کمرہ میں ٹہل رہے تھے۔یہ عام انسان کی نظر میں بہت معمولی بات ہے۔مگر صاحب عرفان کی نگاہ میں یہ بڑی بات تھی۔انہوں نے آپ کو دیکھا اور واپس آ گئے لوگوں نے آپ سے پوچھا۔مولوی صاحب آپ نے کیا دیکھا۔انہوں نے کہا۔اس نے بہت دور جانا ہے۔یہ کمرے میں بھی تیز تیز چل رہا تھا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے بڑا کام کرنا ہے۔تو حقیقت یہ ہے کہ ''ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔'' جس نے جینا ہوتا ہے اس میں جینے کے آثار پائے جاتے ہیں۔اور جس نے مرنا ہوتا ہے اس میں مرنے کے آثار پائے جاتے ہیں۔انگریز بھی یہی سمجھتے تھے کہ ان کو کون نکال سکتا ہے۔فرانسیسی بھی یہی سمجھتے تھے کہ ان کو انڈوچائنا سے کون نکال سکتا ہے۔کسی زمانہ میں ہسپانیہ والے بھی یہی سمجھتے تھے کہ ان کو ہسپانیہ سے کون نکال سکتا ہے۔مسلمان بھی یہی سمجھتے تھے کہ ان کو ہندوستان اور چین وغیرہ سے کون نکال سکتا ہے مگر آخر نکل گئے۔یہ موت ہے جو ایک کے بعد دوسری قوم پر آئی۔اور کسی قوم نے پہلی قوم سے عبرت حاصل نہیں کی۔انفرادی موت سے بچا نہیں جا سکتا۔لیکن قوم کی موت سے بچا جا سکتا ہے۔اگر وہ زندہ رہنے کی کوشش کرے۔مگر آج تک کسی قوم نے یہ کوشش نہیں کی۔جو بھی آتا ہے وہ فوراً زہر کھانا شروع کر دیتا ہے اور موت کو قبول کر لیتا ہے۔

(خطبات محمود جلد 2 ص 377)

قدیم بیت مبارک کا نقشہ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں:۔

ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ قدیم بیت مبارک کا نقشہ یہ ہے۔اس کے تین حصے تھے۔ایک چھوٹا مغربی حجرہ امام کے لئے تھا۔جس میں دو کھڑکیاں تھیں۔درمیانی حصہ جس میں دو صفیں اور فی صف 6 آدمی ہوتے تھے اسی میں بیت الفکر کی کھڑکی کھلتی تھی اور اس کے مقابل پر جنوبی دیوار میں ایک کھڑکی روشنی کے لئے کھلتی تھی۔تیسرا باہر کا مشرقی حصہ اس میں عموماً دو اور بعض اوقات تین صفیں اور فی صف 5 آدمی ہوا کرتے تھے۔اسی میں نیچے سیڑھیاں آتی ہیں اور ایک دروازہ اس کا غسلخانہ میں تھا جو اب چھوٹے کمرہ کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔اسی تیسرے حصہ میں ایک دروازہ شمالی دیوار میں حضرت صاحب کے گھر میں کھلتا تھا۔غرض یہ کہ اس زمانہ میں بیت مبارک میں امام سمیت 23 آدمیوں کی بافراغت گنجائش تھی۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ جو کمرہ بطور غسلخانہ دکھایا گیا ہے اس میں حضرت صاحب کے کرتہ پر سرخی کے چھینٹے پڑنے کا نشان ظاہر ہوا تھا۔ (سیرت المہدی حصہ سوم، ص 269)

پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب

نماز کو لذت بخش کیسے بنایا جائے

عبادات کے زمرہ میں نماز بنیادی اور لازمی فرض اور روحانی ترقی کے سلسلہ میں یہ معراج کا درجہ رکھتی ہے۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار کے قریب پیغمبر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مختلف زمانوں، قوموں اور علاقوں میں مبعوث ہوئے ان سب کا بنیادی فریضہ زمین پر اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور عبادت کو قائم کرنا تھا۔ اسی لئے تمام آسمانی ادیان میں نماز بطور عبادت کسی نہ کسی صورت میں موجود ہے۔ چنانچہ نماز کی تاکید کے متعلق حضرت مسیح موعود بیان فرماتے ہیں۔

”نماز ہر ایک (۔) پر فرض ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک قوم (۔) لائی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہمیں نماز معاف کردی جائے کیونکہ ہم کاروباری آدمی ہیں۔ مویشی وغیرہ کے سبب سے کپڑوں کا کوئی اعتماد نہیں ہوتا اور نہ ہمیں فرصت ہوتی ہے۔ تو آپ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ دیکھو جب نماز نہیں تو ہے ہی کیا؟ وہ دین ہی نہیں جس میں نماز نہیں۔“ (ملفوظات جلد پنجم)

نماز کی برکات کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں: ”نماز ساری ترقیوں کی جڑ اور زینہ ہے اسی لئے کہا گیا ہے کہ نماز مومن کا معراج ہے۔ اس دنیا میں ہزاروں لاکھوں اولیاء اللہ، راستباز، ابدال، قطب گزرے ہیں۔ انہوں نے یہ مدارج اور مراتب کیونکر حاصل کئے؟ اسی نماز کے ذریعہ سے۔ خود آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں۔ قرة عینی فی الصلوٰة یعنی میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے اور فی الحقیقت جب انسان اس مقام اور درجہ پر پہنچتا ہے تو اس کیلئے اکمل اتم لذت نماز ہی ہوتی ہے۔“ (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ 25)

حضرت خلیفة المسیح الرابع جماعت احمدیہ کیلئے نماز کی خصوصی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”نماز کی حفاظت جس کیلئے جماعت احمدیہ قائم کی گئی ہے ہمارا اولین فرض ہے۔ ہمارے سارے نظام اس مرکزی کوشش کیلئے غلامانہ حیثیت رکھتے ہیں۔“ (روزنامہ الفضل مورخہ یکم جون 2002ء)

آجکل حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت کی اعلیٰ تربیت اور ترقی کیلئے پرحکمت و پرمعرفت خطبات ارشاد فرما رہے ہیں اور بار بار ہمیں توجہ دلاتے ہیں کہ ہماری انفرادی اور جماعتی ترقی کی تیز رفتاری نماز باجماعت کے قیام اور انصرام پر منحصر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور کے تمام ارشادات پر دل و جان سے عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ہماری اولین ذمہ داری

مندرجہ بالا تصریحات سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ نماز کو پوری طرح قائم کرنا اور اس کا بالالتزام اہتمام کرنا ہم سب کی بھاری ذمہ داری ہے اور بفضلہ تعالیٰ نماز کی پوری پوری پابندی جماعت کا امتیازی نشان ہے جس کا ہمیں ہر وقت احساس اور اشتیاق رہنا چاہئے اب ایک اہم سوال پیدا ہوتا ہے کہ نماز جیسی بنیادی اور قیمتی عبادت کو کس طرح بالذت اور پُرکیف بنایا جاسکتا ہے تاکہ پڑھنے والے پر بوجھ بننے کی بجائے اس کے لئے حلاوت اور لطف کا سامان بن جائے اور نماز پڑھتے ہوئے انسان رغبت اور حظ کی کیفیت محسوس کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ نماز کی طرف متوجہ اور راغب ہو۔ اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کی مدد چاہتے ہوئے اور اس کی دی ہوئی توفیق سے کچھ ضروری باتیں عرض کی جاتی ہیں۔

نماز کیلئے تیاری کا آغاز

نماز کیلئے تیاری کی ابتداء وضو سے ہوتی ہے۔ بعض نوجوانوں کی عادت ہوتی ہے کہ نماز کھڑی ہونے کا وقت بالکل سر پر آ گیا تو پل بھر میں وضو کیا اور جھٹ پٹ نماز میں شامل ہوگئے جبکہ درست طریق یہ ہے کہ نماز کھڑی ہونے سے کافی وقت پہلے سکون سے وضو کیا جائے اور باوقار طریقے سے چند منٹ پہلے بیت الذکر میں پہنچ جانا چاہئے تاکہ سنتوں وغیرہ کی ادائیگی کیلئے وقت مل جائے گھر سے نکلنے سے پہلے اپنا لباس بھی درست کر لینا چاہئے اور صاف ستھرے کپڑوں میں اللہ کے پاک گھر میں داخل ہونا اپنی عادت بنانی چاہئے۔

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے متعلق خاکسار نے پڑھا ہے کہ آپ نماز کی ادائیگی سے پہلے پورے اہتمام سے Dress up ہو جاتے تھے اور کبھی بھی Casual Dress یا Night Dress میں نماز نہیں پڑھتے تھے۔

وضو کے سلسلہ میں عرض ہے کہ اچھے طریقے سے وضو کرنے سے خود بخود نماز کی طرف توجہ مرکوز ہو جاتی ہے۔ ذکر الٰہی کرتے ہوئے بیت الذکر پہنچیں تو ثواب کے ساتھ ساتھ نماز اور عبادت کی طرف دھیان رہتا ہے۔ دراصل وضو کے ساتھ ہی نماز کا ثواب شروع ہو جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود اپنی تصنیف لطیف نور القرآن ...... میں فرماتے ہیں۔

” وضو سے گناہ دور ہو جاتے ہیں ...... یہ مطلب ہے کہ خدا تعالیٰ کے چھوٹے چھوٹے حکم بھی ضائع نہیں جاتے اور ان کے بجالانے سے بھی گناہ دور ہو جاتے ہیں۔“ (روحانی خزائن جلد 9 ص 420)

فرض نماز کے مقررہ وقت سے پانچ سات منٹ پہلے بیت الذکر میں پہنچ کر اللہ کے گھر کے اکرام میں دو نفل ادا کرنا بہت ثواب اور برکت والا مسنون عمل ہے۔ صحیح بخاری کتاب الصلوٰة میں حضرت ابوقتادہ سلمیؓ کی روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا:۔

جب تم میں سے کوئی شخص اللہ کے گھر میں داخل ہو تو اسے چاہئے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لے۔

ان نوافل کے فوائد سے ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ بیت الذکر میں آکر نماز کھڑی ہونے سے پہلے دو نوافل ادا کرنے سے گویا عبادات کا تسلسل قائم رہا اور ذہن نماز کی طرف مائل رہا جو نماز کی محبت اور لذت کا موجب ہوگا۔ یہ بات تو ہر ایک پر واضح ہے کہ نفل یا فرض نماز میں ہم قرآن کریم کی سکھلائی ہوئی جو دعائیں اور دوسرے اذکار یا دعائیں پڑھتے ہیں ان کی برکات اور ثواب کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔

دعا اور ذکر الٰہی کا موقع

اگر بیت الذکر میں پہنچ کر نماز کھڑی ہونے تک اتنا وقت نہ ہو کہ انسان سکون واطمینان سے دو نوافل ادا کرسکے تو جتنا وقت میسر ہو وہ خاموشی کے ساتھ دعا میں گزارے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ نداء کے وقت سے لے کر نماز کھڑی ہونے تک کا عرصہ قبولیت دعا کا خاص وقت ہے اس لئے اس وقت کو ادھر ادھر کی باتوں میں ضائع کر دینا کسی عقل مند شخص کا شیوہ نہیں ہوسکتا۔

نماز باجماعت کے انتظار میں وقت گزارنے کا ایک اور نہایت ہی عمدہ اور فائدہ مند طریق یہ ہے کہ انسان ذکر الٰہی میں مصروف رہے۔ اپنی تقریر دلپذیر ”ذکر الٰہی“ (فرمودہ 28 دسمبر 1916ء) کے شروع کے حصہ میں ہی حضرت مصلح موعود نے بخاری کی اس حدیث مبارکہ کا ذکر کیا ہے۔

”اس شخص کی مثال جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اور جو نہیں کرتا ایسی ہی ہے جیسے زندہ اور مردہ کی یعنی وہ جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے وہ زندہ ہوتا ہے اور جو نہیں کرتا وہ مردہ۔“ (تقاریر محمود ذکر الٰہی صفحہ 4)

اس طرح وقت ذکر الٰہی میں گزارنے سے ہماری توجہ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور عبادت کی طرف رہے گی اور نماز کا شوق اور لطف بڑھے گا۔

چھوٹی عمر کے بچے جو مندرجہ بالا باتوں کا اچھی طرح شعور نہیں رکھتے ان کا بیت الذکر میں فقط خاموش بیٹھے رہنا بھی ان کے لئے بہت بہتر اور فائدہ مند ہے حتیٰ کہ اگر کوئی باشعور خادم یا بڑی عمر کے دوست بیت الذکر کے آداب کا خیال رکھتے ہوئے باتوں کے شوق کی بجائے صرف خاموشی سے وقت گزاریں تو یہ بھی باتیں کرنے سے بہرحال بہتر ہوگا اور اس طرح وہ گناہگار ہونے سے بچ جائیں گے۔

ایک ضروری مسئلے کا ذکر

یہاں ایک مسئلہ کا ذکر کرنا ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ صرف فجر کی نماز ایسی ہے جس میں نداء کے وقت کے بعد صرف دو سنتیں ادا کرنی ہوتی ہیں خواہ یہ سنتیں گھر پر ادا کی جائیں یا بیت الذکر میں۔ لیکن اس نماز کے انتظار میں بیت الذکر کے اکرام کے دو نفل نہیں پڑھے جاتے۔

”ایک شخص کا سوال حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں پیش ہوا کہ نماز فجر کی (نداء) کے بعد دوگانہ فرض سے پہلے اگر کوئی شخص نوافل ادا کرے تو جائز ہے یا نہیں؟

فرمایا ”نماز فجر کی (نداء) کے بعد سورج نکلنے تک دو رکعت سنت اور دو رکعت فرض کے سوا اور کوئی نماز نہیں ہے۔“ (فقہ احمدیہ عبادات صفحہ 106)

نماز باجماعت میں فوری شمولیت

نماز کی پوری سنت اور پورا ثواب حاصل کرنے کیلئے حتی المقدور یہ شعار بنانا چاہئے کہ انسان امام صاحب کی پہلی تکبیر کے ساتھ ہی نماز باجماعت میں شامل ہو جائے۔ اس تکبیر کو تکبیر تحریمہ کہتے ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ تکبیر تحریمہ کے کہے جانے کے بعد کوئی شخص جس قدر تاخیر سے نماز باجماعت میں شامل ہوگا اسی قدر نماز کا ثواب کم ہو جائے گا۔

نماز کا ترجمہ جاننا ازحد ضروری ہے

نماز سے خاطر خواہ لطف اور حظ اٹھانے کا ایک نہایت ہی عمدہ اور کامیاب طریق یہ ہے کہ ہم سے ہر چھوٹے بڑے کو نماز کا ترجمہ آتا ہو۔ یہ ترجمہ بیت الذکر میں چھوٹے چھوٹے حصے کرکے بآسانی پڑھایا جا سکتا ہے۔ اس سے یہ بہت فائدہ ہوگا کہ انسان نماز کی ادائیگی کے وقت اس کے بابرکت اور پُرمعرفت الفاظ کا ترجمہ جاننے کی وجہ سے نماز کی طرف زیادہ توجہ مرکوز رکھ سکے گا اور نماز کی دعاؤں اور اذکار سے زیادہ سے زیادہ متمتع ہونے کے قابل بن جائے گا۔ اسی لئے حضرت خلیفة المسیح الرابع بار بار تاکید فرماتے تھے کہ ہمیں نماز کے معنے ضرور سیکھنے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہی ترجمہ بعد میں ہمیں پورے قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے کا شوق عطا کردے گا اور ہمارا قرآنی علوم کا

شغف اور عرفان ترقی پذیر ہوگا۔
جب انسان سجدے میں ہوتا ہے تو اپنے رب کے سامنے نہایت ہی عاجزی اور انکساری کے مقام پر بچھا ہوا تضرعات کر رہا ہوتا ہے اس لئے سجدے کی حالت میں جن مسنون دعاؤں کی اجازت ہے وہ بھی کرنی چاہئیں۔
حضرت مسیح موعودؑ نے تاکیداً فرمایا ہے کہ سجدے کی حالت میں اپنی زبان میں بھی دعائیں کرنی چاہئیں اس طرح آدمی اپنی مختلف حاجات اور ضروریات بہتر طور پر عرض کر سکتا ہے۔ پھر جوں جوں ہماری دعائیں قبول ہوں گی ہمارے ایمان اور نماز کی طرف توجہ میں اضافہ ہوگا اور نمازیں پُر لذت ہو جائیں گی۔
اسی طرح رکوع اور سجدے کی تسبیحات کو بھی خوب توجہ اور حضوری کے ساتھ پڑھنے سے نماز کی تاثیر اور لطف کو بڑھایا جا سکتا ہے۔

نخوت اور ریا سے مکمل اجتناب

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود اور آپ کے خلفاء نے دین حق کا یہ بنیادی نکتہ ہم پر خوب اور بار بار کھولا ہے کہ ہر قسم کی عبادت اور نیکی کیلئے بنیادی اور لازمی شرط یہ ہے کہ اس کی بنیاد تقویٰ اور اخلاص پر ہو اور اس میں کسی قسم کے دکھلاوے یا تکبر یا ریاء کا شائبہ تک موجود نہ ہو۔ پس نماز کو خالص اور مقبول اور لذت بخش بنانے کیلئے ضروری ہے کہ اس میں کسی قسم کی خود نمائی اور ریا کاری کی ملونی نہ ہو۔ ورنہ ریاء اور نخوت سے بڑے سے بڑا عمل بھی بیکار ہو جاتا ہے۔

شیخ سعدی کی ایک پُر معرفت حکایت

شیخ سعدیؒ نے گلستان باب دوم میں مختلف درویشوں کے واقعات اور حالات قلمبند کئے ہیں۔ ایک حکایت کچھ اس طرح ہے کہ ایک ریا کار عابد نے بادشاہ وقت کے دربار تک رسائی حاصل کر لی۔ ایک دن بادشاہ کی طرف سے ایک ضیافت کا اہتمام کیا گیا۔ بادشاہ اور دوسرے مہمانوں کے سامنے اس ریا کار زاہد نے بڑے بے تکلف سے تھوڑا سا کھانا کھایا تا کہ بادشاہ پر اس کے زہد کا خوب اچھا اثر پڑے۔ پھر نماز کا وقت آیا تو اس ریا کار نے باقی لوگوں کی نسبت بہت لمبی نماز پڑھی۔ مقصد اس دکھلاوے سے یہ تھا کہ بادشاہ اور دوسرے لوگوں پر اس کی عبادت کی دھاک بیٹھ جائے۔ ضیافت اور نماز کے بعد جب وہ ظاہر دار عابد و زاہد گھر لوٹا تو اس نے کھانا طلب کیا۔ اس کا ایک بیٹا بہت نیک اور زیرک نوجوان تھا۔ اس نے حیرت سے وجہ پوچھی تو ظاہر پرست زاہد و عابد نے بتایا کہ بادشاہ کی دعوت میں اس نے دوسروں پر اپنی نیکی اور بزرگی کا رعب جمانے کیلئے کھانا بہت کم کھایا تھا لیکن نماز بہت لمبی پڑھی۔ اس پر عقلمند بیٹے نے کہا کہ ابا آپ کھانا دوبارہ کھالیں اور نماز بھی دوبارہ ادا کر لیں کہ دکھلاوے کی عبادت اللہ کے ہاں مقبول نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ ہماری سب عبادتوں اور اعمال کو ظاہر داری سے مبرا رکھے اور تقویٰ کی راہوں پر چلائے۔ آمین
حضرت مسیح موعود کے یہ اشعار حرز جاں بنانے چاہئیں۔

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے
یہی اک فخر شان اولیاء ہے
بجز تقویٰ زیادت ان میں کیا ہے

ذکر الٰہی سے زبان کو تر رکھنا

حدیث شریف میں ذکر الٰہی سے زبان تر رکھنے کی تعلیم وتلقین فرمائی گئی ہے۔ نمازوں کے اوقات کے علاوہ بھی دن رات جب موقع ملے اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے اللہ کا ذکر کرنا سب عبادتوں کو پُر حلاوت و پُر لطف بنا دیتا ہے جیسا کہ کھانے کے بعد قسما قسم کے میوہ جات منہ کا ذائقہ اور بھی پُر لطف اور فرحت بخش بنا دیتے ہیں۔
ذکر الٰہی کی اس قدر اہمیت اور افادیت ہے کہ قادیان کے جلسہ سالانہ 28 دسمبر 1916ء کے مبارک موقع پر حضرت مصلح موعود نے خاص طور پر ذکر الٰہی کے موضوع پر تقریر فرمائی تھی جو بعد میں کتابی شکل میں شائع ہوئی اور بہت سی پیاسی روحوں کی سیرابی کا باعث بنی اور مسلسل بن رہی ہے۔ حضور نے اپنی تقریر میں ایک حدیث مبارکہ کا حوالہ دیا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ ذکر الٰہی کا درجہ بلند ہے۔ صحابہ نے کہا یا رسول اللہ! کیا جہاد سے بھی اس کا درجہ بلند ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں اس سے بھی بڑھ کر ہے۔ وجہ یہ کہ ذکر الٰہی جہاد کی ترغیب دیتا ہے۔
پھر جماعت کو نصیحت کے رنگ میں فرمایا
''حضرت اقدس مسیح موعود نے دعا پر بہت بڑا زور دیا ہے اور خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہماری جماعت دعا سے بہت کام لیتی ہے اسی طرح حضرت مسیح موعود نے ذکر الٰہی پر بھی بہت زور دیا ہے لیکن اس کی طرف جیسی کہ توجہ کرنی چاہئے اس وقت تک ایسی نہیں کی گئی۔''
(تقاریر محمود ذکر الٰہی مطبوعہ فضل عمر فاؤنڈیشن ص5)

بعد از نماز اذکار کی اہمیت و حلاوت

بعد از نماز ذکر کے متعلق حضرت مصلح موعود اپنی تقریر میں فرماتے ہیں۔ ''رسول کریم ﷺ اس ذکر کو ہمیشہ جاری رکھتے تھے گویا سنت ہو گئی تھی۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں جب ہم دور ہوتے تھے تو انت السلام و منک السلام یا ذاالجلال والاکرام کے ذکر سے معلوم کرتے تھے کہ نماز ختم ہو گئی ہے...... دوسرے یہ کہ سبحان اللہ اور الحمد للہ تینتیس تینتیس دفعہ پڑھا جاوے اور اللہ اکبر چونتیس دفعہ پڑھا جاوے۔ آگے چل کر فرمایا ''نماز کے بعد کا وقت ذکر کے لئے بہت ہی اعلیٰ درجہ کا ہے۔ اس وقت ذکر ضرور کرنا چاہئے۔ بعض لوگ مجھے اور حضرت مولوی صاحب خلیفۃ المسیح الاول اور حضرت مسیح موعود کو دیکھ کر شائد سمجھتے ہوں کہ یہ نماز کے بعد ذکر نہیں کرتے۔ انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود اور خلیفہ اول بھی کیا کرتے تھے اور میں بھی کرتا ہوں ہاں اونچی آواز سے نہ وہ کہتے تھے اور نہ میں۔ دل میں کہتا ہوں پس نماز کے بعد ضرور ذکر کرنا چاہئے۔''
(تقاریر محمود ذکر الٰہی صفحہ 21-22)
پس حقیقت یہ ہے کہ نماز کے بعد بھی ذکر الٰہی سے انسان کے دل میں عبادت کا جذبہ و شوق ترقی پاتا ہے۔ اس نماز کا لطف و ثواب اور بھی بڑھ جاتا ہے۔
پنجابی کے مشہور شاعر میاں محمد صاحب کا ایک خوبصورت مصرع ہے۔ ع
جے کر دد ھ وچ کھنڈ ملائیے مٹھا ہووے دونڑا
(یعنی قدرت نے دودھ میں پہلے بھی حلاوت رکھی ہوئی ہے اور اگر اس میں مزید میٹھا ملا لیا جائے پھر تو اس کی مٹھاس اور بھی بڑھ جاتی ہے)

☆......☆......☆

خالد محمود ناصر صاحب افسر جلسہ سالانہ

دسواں جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ کوریا

جماعت احمدیہ کوریا کا دسواں جلسہ سالانہ مورخہ 28,27 ستمبر 2004ء کو منعقد ہوا۔
پہلے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ محترم احسان محمد باجوہ صاحب صدر جماعت احمدیہ کوریا نے ''لوائے احمدیت'' اور مکرم اظہر حسین صاحب جنرل سیکرٹری نے کوریا کا جھنڈا لہرایا۔ افتتاحی اجلاس کی کارروائی زیر صدارت محترم احسان محمد باجوہ صاحب شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد محترم صدر صاحب نے خطاب کیا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں حضرت مسیح موعود کے مبارک الفاظ میں جلسہ کی اہمیت اور اغراض و مقاصد کے بارہ میں بتایا۔
افتتاحی خطاب کے بعد محترم چوہدری عرفان اظہر صاحب نے سیرت نبی کریم ﷺ پر خطاب کیا اور مکرم طیب احمد منصور صاحب صدر جماعت علاقہ تھیگو نے ''کورین معاشرہ اور احمدی نوجوانوں کے کردار'' پر تقریر کی۔ اس کے بعد محترم صدر صاحب نے دعا کروائی۔
جس کے بعد نماز ظہر ادا کی گئی اور معاً بعد دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا۔ 3 بجے دوپہر خدام الاحمدیہ کے تحت ورزشی مقابلے ہوئے۔ مقابلوں کے بعد چار بجے نماز عصر ادا کی گئی۔ 6:45 پر نماز مغرب ادا کی گئی۔ بعدہ رات کا کھانا پیش کیا گیا۔ 8:30 بجے نماز عشاء ادا کی گئی۔ رات 9:00 بجے خدام الاحمدیہ کے تحت علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔ جس میں تلاوت، نظم، تقریر اور نداء کے مقابلے شامل تھے۔ مقابلہ جات کے بعد پہلے دن کا اختتام ہوا۔
9:30 بجے دوسرے دن کے پہلے اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم محمود احمد صاحب آف برمانے کی جس کا اردو ترجمہ مکرم رانا مبارک احمد صاحب نے پیش کیا۔ اس کے بعد پہلی تقریر خاکسار خالد محمود ناصر نے کی۔ تقریر کا عنوان تربیت تھا۔ پہلی تقریر کے بعد مکرم اظہر حسین صاحب جنرل سیکرٹری وہاں نے انفاق فی سبیل اللہ کے موضوع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے خطبات سے ماخوذ خطاب کیا۔ اور چندہ جات کی ادائیگی واہمیت پر روشنی ڈالی۔ اس تقریر کے بعد صدر صاحب کوریا جماعت نے جہاد کے موضوع پر مدلل تقریر کی۔

اختتامی اجلاس

1:30 بجے اختتامی اجلاس شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور ترجمہ مبارک احمد رانا صاحب نے پیش کیا اور مکرم رفیع احمد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے پاک منظوم کلام سے کچھ اشعار اپنی مترنم آواز میں سنائے۔ نظم کے بعد مکرم صدر صاحب نے خدام الاحمدیہ کے تحت ہونے والے علمی و ورزشی مقابلہ جات میں امتیاز حاصل کرنے والوں میں انعامات تقسیم کئے۔
تقسیم انعامات کے بعد صدر صاحب نے اختتامی خطاب کیا اور ناظمین و شرکاء جلسہ کا شکریہ ادا کیا اور مبارکباد پیش کی۔
صدر محترم کے خطاب کے بعد اختتامی دعا مکرم محمود احمد صاحب آف برمانے کروائی اور یوں جماعت احمدیہ جنوبی کوریا کا دسواں دوروزہ جلسہ سالانہ اختتام پذیر ہوا۔ الحمدللہ تربیتی اعتبار سے جماعت کا جلسہ بہت کامیاب رہا۔ (الفضل انٹرنیشنل 10 دسمبر 2004ء)

آنکھوں کے سامنے ستارے

کلکیر یا کارب۔ آرم میٹیلیکم

''آرم میٹ میں آنکھوں کے سامنے ستارے ٹوٹتے دکھائی دیتے ہیں۔ کلکیر یا میں چمکدار ستارے نیچے سے اوپر کی طرف جاتے ہوئے نظر آتے ہیں جبکہ آرم میٹ میں اوپر سے نیچے کی طرف۔ یہ علامت راہنما ہے اور آرم میٹ کی پہچان میں مدد دیتی ہے۔'' (صفحہ: 114)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر **40629** میں مبارکہ اقبال بنت محمد اقبال گھمن قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نورالحق کالونی بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 12-9-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ مبارکہ اقبال گواہ شد نمبر 1 محمد اقبال گھمن والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمد شفیق قیصر کامرس کالج روڈ بہاولپور

مسل نمبر **40630** میں ناصرہ اقبال بنت محمد اقبال گھمن قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نورالحق کالونی بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 12-9-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ ناصرہ اقبال گواہ شد نمبر 1 محمد اقبال گھمن والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمد شفیق قیصر کامرس کالج روڈ بہاولپور

مسل نمبر **40631** میں سعدیہ اشرف بنت شیخ محمد اشرف مرحوم قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد جنوبی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-10-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ سعدیہ اشرف گواہ شد نمبر 1 عبدالرزاق خان وصیت نمبر 20841 گواہ شد نمبر 2 عبدالمجیب خان ایڈووکیٹ وصیت نمبر 30720

مسل نمبر **40632** میں محمد احمد ولد غلام رسول قوم مہار پیشہ کاروبار عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن A-17 ناصر آباد جنوبی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 5-9-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد احمد گواہ شد نمبر 1 مبشر احمد ندیم وصیت نمبر 31781 گواہ شد نمبر 2 غلام رسول والد موصی

مسل نمبر **40633** میں شگفتہ شاہین زوجہ محمد اکبر فاروق قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن A-58 ناصر آباد جنوبی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-10-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند -/200000 روپے۔ 2۔ طلائی زیورات 128.5 گرام مالیتی -/94000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ شگفتہ شاہین گواہ شد نمبر 1 عبدالرزاق وصیت نمبر 20841 گواہ شد نمبر 2 عبدالمجیب خان ایڈووکیٹ وصیت نمبر 30720

مسل نمبر **40634** میں حاجرہ مجید زوجہ عبدالمجید خان بلوچ قوم بلوچ پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد جنوبی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 21-9-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان برقبہ 5 مرلہ واقع دارالفتوح مالیتی -/250000 روپے۔ 2۔ زیور طلائی 4 تولہ مالیتی تقریباً -/35000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ حاجرہ مجید گواہ شد نمبر 1 عبدالرزاق خان وصیت نمبر 20841 گواہ شد نمبر 2 عبدالمجیب خان ایڈووکیٹ وصیت نمبر 30720

مسل نمبر **40635** میں امتہ الحفیظ زوجہ چوہدری منور احمد سراء جٹ قوم سراء جٹ پیشہ خانہ داری عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 13/10 دارالنصر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 26-9-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور وزنی 491 گرام مالیتی -/33810 روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند -/5000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ امتہ الحفیظ گواہ شد نمبر 1 چوہدری منور احمد سراء جٹ خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 چوہدری شمیم احمد سراء ولد چوہدری منور احمد سراء

مسل نمبر **40636** میں منیر احمد انور ولد مبارک احمد مرحوم قوم راجپوت بھٹی پیشہ دوکانداری عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی 35/7 ساکن دارالیمن وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-10-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان 35/7 برقبہ دس مرلہ مالیتی اندازاً -/700000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد منیر احمد انور گواہ شد نمبر 1 لیاقت علی انجم ولد نور محمد دارالیمن وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 2 ظہیر احمد ندیم ولد منیر احمد انور دارالیمن وسطی ربوہ

دیکھ سکتا ہی نہیں میں ضعف دین مصطفیٰ
مجھ کو کر اے میرے سلطاں کامیاب و کامگار
اے خدا تیرے لئے ہر ذرہ ہو میرا فدا
مجھ کو دکھلا دے بہار دیں کہ میں ہوں اشکبار
(حضرت مسیح موعود)

طارق ورک ایجنسی ڈیلر گھی چینی
نیو بس سٹینڈ جوہر آباد ضلع خوشاب
پروپرائٹر ملک طارق محمود ورک فون 0454-721610

مینوفیکچررز و ڈیلر: واشنگ مشین۔ گیزر کوکنگ رینج۔ ہیٹر وغیرہ
نور ہوم اپلائنسز
1-B/32 چاندنی چوک راولپنڈی
پروپرائٹر: محمد سلیم منور
فون: 051-4451030-4428520

خان نیم پلیٹس
سکرین پرنٹنگ، شیلڈز، گرافک ڈیزائننگ
ویکیم فارمنگ، بلسٹر پیکنگ، فوٹو ID کارڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862-5123862
Email:knp_pk@yahoo.com

کراچی اور سنگاپور کے K-21 اور K-22 کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
فون شوروم 0432-594674
الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا۔ سیالکوٹ

عزیز ہومیو پیتھک
گولبازار ربوہ
فون 212399:
نوٹ
جمعۃ المبارک کو سٹور رکلینک موسم کے اوقات کے مطابق کھلا رہے گا۔
انشاءاللہ

سانحہ ارتحال

مکرم محمود احمد بھٹی صاحب آڈیٹر جماعت احمدیہ۔ کراچی لکھتے ہیں۔ میری خالہ زاد بہن اور نسبتی ہمشیرہ محترمہ آمنہ صدیقہ ہاشمی صاحبہ زوجہ قریشی محمود احمد صاحب مرحوم ایڈووکیٹ سپریم کورٹ آف پاکستان بقضائے الٰہی 30 دسمبر 2004ء کو وفات پا گئیں۔ مرحومہ کچھ عرصہ سے صاحب فراش تھیں۔ تاہم حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے اپنے مولیٰ حقیقی کے پاس پہنچ گئیں۔ مرحومہ بفضل تعالیٰ موصیہ تھیں۔ بیت مبارک میں بعد نماز مغرب وعشاء محترم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل التعلیم نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد تدفین عمل میں آئی اور بعد میں مکرم ظفر احمد ہاشمی صاحب ابن سید علی ہاشمی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود آف سانگلہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ نیک سیرت وفطرت اور غریب پرور تھیں اور عزیز واقارب کا ہمیشہ خیال رکھتیں۔ آپ نے لاہور چھاؤنی اور گلبرگ کی لجنہ میں ایک لمبے عرصہ تک مختلف عہدوں پر کام کرنے کی توفیق پائی دعا ہے اللہ تعالیٰ جوار رحمت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ انہوں نے پسماندگان میں ایک بیٹا مکرم مودود احمد ہاشمی صاحب کیولری گراؤنڈ لاہور کینٹ اور بیٹی مکرمہ نعیمہ آنسہ قریشی صاحبہ جو خاکسار کے بیٹے منصور احمد بھٹی (شکاگو) سے بیاہی ہوئی ہیں یادگار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے اور سب کا حافظ وناصر ہو۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم مرزا مجیب احمد صاحب بابت ترکہ حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب)

مکرم مرزا مجیب احمد صاحب ابن حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب بیت العافیت۔ دارالصدر ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ ان کی امانت ذاتی تحریک جدید کھاتہ نمبر 19/13 میں اس وقت مبلغ 55,536-61 روپے موجود ہیں۔ یہ رقم مجھے ادا کر دی جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) مکرم مرزا مجیب احمد صاحب (بیٹا)
(2) مکرم ڈاکٹر مرزا خالد تسلیم احمد صاحب (بیٹا)
(3) محترمہ امۃ الشافی عائشہ صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

انگلینڈ سے ماہر نفسیات کی آمد

مکرم ڈاکٹر شکیل احمد صاحب ماہر نفسیات مورخہ 18 جنوری 2005ء کو انگلینڈ سے وقف عارضی پر فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب استفادہ کیلئے تشریف لائیں اور پرچی روم سے رابطہ کر کے اپنی پرچی بنوالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ربوہ میں طلوع وغروب 18 جنوری 2004ء

طلوع فجر	5:40
طلوع آفتاب	7:06
زوال آفتاب	12:19
وقت عصر	3:58
غروب آفتاب	5:31
وقت عشاء	6:58

الفضل میں اشتہار دے کر تجارت کو فروغ دیں

احمد ٹریولز انٹرنیشنل — گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805 — یادگار روڈ ربوہ
Tel:211550 Fax 04524-212980
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

برائے فروخت
اقصیٰ چوک میں 1 کنال 6 مرلے کا تعمیر شدہ کمرشل پلاٹ برائے فروخت ہے۔ برائے رابطہ
0300-8437992

6 فٹ سالڈ ڈش اور ڈیجیٹل سیٹلائٹ پر MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے
عثمان الیکٹرونکس
7231680 7231681 7223204 7353105
Email:uepak@hotmail.com

22 قیراط لوکل، امپورٹڈ اور ڈائمنڈ زیورات کا مرکز
Mob: 0300-9491442 TEL:042-6684032
دلہن جیولرز
Dulhan Jewellers
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

AL-FAZAL JEWELLERS
YADGAR CHOWK RABWAH
PH:04524-213649

نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دوکان 212837 رہائش 214321

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
86۔ علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور

پیج
04524-214510-04942-423173

DASCO
BEST QUALITY PARTS
داؤد آٹو سپلائی
M-28 آٹو سنٹر، باداپی باغ لاہور
فون: 7725205

شاہد الیکٹرک سٹور
گول امین پور بازار فیصل آباد
642605-632606

کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 647434

شاہد اسٹیٹ ایجنسی
0320-4620481 موبائل 5745695

عمر اسٹیٹ
Real Estate Consultants
0425301549-50
0300-9488447
umerestate@hotmail.com
452.G4

LET YOUR DREAMS COMES TRUE
Higher Education In Foreign Countries
We provide services for admission & study visa in USA, Canada, UK, Switzerland, Australia, Cyprus.
Free study In Finland, Germany, Sweden, Denmark & Norway.
Join our IELTS, TOEFL, German Language, Sat/II & GMAT Classes
Hostel facility is also available.
For further information please contact: Farrukh Luqman Cell:0303-6476707
Education concern (the renaissance school)
3-Ali Block New Garden Town, Lahore, Pakistan
(Near Kalma Chowck & Zanib Memorial Hospital)
Off # 042-5858471,5863102 Cell: 0333-4360936 Fax # 042-5860883
E-mail: edu_concern@cyber.net.pk, url: www.educoncern.tk

AL-FAZAL ESTATE
Deals in All Kinds of Lands Sales Purchase.
042-515624-5124803
0303-6407640

C.P.L 29

The Vision of Tomorrow
New Heaven Public School
Multan Tel 061-554399-779794